صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 44

منگل 3 نومبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 3 نومبر 2015ء 20 محرم 1437 ہجری 3 نبوت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 248

سچا سودا

حضرت جریر بن عبداللہؓ گھوڑا خریدنے کے لئے غلام کے ساتھ بازار گئے۔ ان کے غلام نے ایک گھوڑا پسند کیا۔ جس کی قیمت مالک نے 300 درہم بتائی۔ مگر غلام نے کہا یہ زیادہ ہے۔ تکرار کرتے ہوئے حضرت جریرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا اس کی قیمت تو زیادہ ہے۔ اور 7، 8 سو درہم قیمت لگا کر خرید لیا اور فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کی شرط پر بیعت کی تھی اس لئے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(المعجم الکبیر طبرانی جلد 2 صفحہ 334 حدیث 2395)

حضرت مسیح موعود کے واقعات اور حکایات حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں۔ ہر واقعہ اور حکایت اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ سچائی اور دیانت کے اعلیٰ معیار قائم کریں

دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ اکتوبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/ اکتوبر 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے واقعات اور آپ کی بیان فرمودہ بعض حکایات حضرت مصلح موعود کی زبان سے بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ ہر واقعہ یا حکایت اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے۔ فرمایا کہ دینی علم رکھنے والے بھی حالات حاضرہ سے اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ مربیان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ حضور انور نے جو واقعات اور حکایات پیش فرمائیں ان میں نصیحت کے رنگ میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ اس طرح ہیں کہ انسان اگر سچائی سے ہٹ کر نام نہاد بزرگی اور علم کا چولہ پہننے کی کوشش کرے تو پھر وہ ذلیل ہوتا ہے۔ ہمارا یہ اصول ہونا چاہئے کہ کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ مخالفین کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے۔ مومن کے لئے مصائب، مشکلات اور خطرات پیدا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اس وقت لوگوں میں سے حقیقی مومن وہی ہے جو زمانے کے امام سے جڑا ہوا ہے۔ فرمایا کہ ہمارے لئے اگر مشکلات کھڑی ہوتی ہیں تو مستقبل کی خوشخبریاں دینے کے لئے مشکلات کے بعد سکھ آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہر ابتلاء ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بدخیالات کا اثر صحبت سے بھی ہوجاتا ہے۔ اگر کسی برے کی صحبت میں انسان وقت گزار رہا ہو تو وہ برائی لاشعوری طور پر اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور اچھے آدمی کے پاس بیٹھنے سے اچھا اثر پڑتا ہے۔ فرمایا پس خاص طور پر نوجوانوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ ان کی دوستیاں، ان کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں سے ہو جو ان پر بد اثر نہ ڈالیں۔ اسی طرح ٹی وی پر غلط قسم کے پروگرام دیکھنے سے اپنے بچوں کو بھی روکیں اور خود بھی بچیں، گھر کے ماحول کو پاک صاف رکھیں۔ فرمایا کہ جس شخص سے دعا کروائی جائے اس کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم بجائے اپنے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں اور اسی طرح سچائی پر قائم رہنے پر ایک دوسرے سے آگے بڑھیں تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت اور اپنے آپ کو ثواب پہنچانے کیلئے فائدہ مند ہوگی وہاں یہ بات ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی اور جماعت کی ترقی کا بھی باعث بنے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے کہ ہدایت کی اشاعت کرو، پیغام پہنچاؤ۔ ہمیں جس حد تک ممکن ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہئے اور نتائج پھر اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے۔ فرمایا کہ یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اگر فلاں شخص احمدی ہو جائے تو جماعت ترقی کرے گی، یہ خیال صحیح نہیں۔ ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی طرف اور ہمارا انحصار اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے درد رکھنے اور اسی طرح اصلاح کرنے کے حوالے سے واقعات بیان فرمائے۔ پھر افراد جماعت کو کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنے اور محنت کرنے کی طرف حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں نصیحت فرمائی۔ اور پھر ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر حضرت مسیح موعود کی دلی کیفیت سے متعلق حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے اس بارے میں حضرت مسیح موعود کا نمونہ پیش فرمایا اور اشتعال انگیزی سے بچنے سے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے بارے میں حضرت مصلح موعود کا ارشاد بیان فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دعا میں خاص حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا کے وقت حقیقی تضرع پیدا نہیں تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے نتیجے میں حقیقی رقت پیدا ہو جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اس کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر اخلاق کے بھی معیار قائم کریں اور عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق بھی دے۔ آمین

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

”یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔“

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ”اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔“

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ معالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور رفقاء حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں روایات پہنچائیں

حضرت مصلح موعود کے وقت میں بہت سے رفقاء موجود تھے اس لئے آپ نے رفقاء کو ان دنوں میں توجہ بھی دلائی، نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی

حضرت مسیح موعود کی سیرت سے متعلق حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ بعض روایات اور ان سے لطیف استنباط کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

حضرت مسیح موعود کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے جو ہمارے لئے ضروری ہے اور عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ اس میں تربیت کے بہت سارے پہلو نکل آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کی وضاحت ہو جاتی ہے، احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس سے ہمیں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بھی احمدی اسے سنے گا، کسی کے ذریعہ سنے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور پھر یقیناً ان کو جمع کرنے والوں کے لئے دعائیں بھی کرے گا

جب میں نے رفقاء کا ذکر شروع کیا تھا تو کچھ لوگوں نے جو رفقاء کی اولاد میں سے ہیں خاندانی طور پہ ان کے خاندانوں میں جو روایات چل رہی ہیں وہ بھجوائی تھیں۔ تو ان کو چاہئے کہ یہ روایات باقاعدہ لکھ کر دفتر ایڈیشنل وکالت تصنیف میں بھجوا دیں

حضرت مسیح موعود کو ابتدا سے ہی دین کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ لوگ اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپ نے قادیان کے رہنے والوں کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ بیت میں آ کر نماز پڑھا کریں

بیوت تو اب ہماری اللہ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔ بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں

مکرم الحاج یعقوب باؤ بنگ صاحب آف گھانا اور مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 ستمبر 2015ء بمطابق 18 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

(حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور (رفقاء) حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں روایات پہنچائیں۔ پرانے احمدیوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے بزرگوں سے بعض واقعات اور روایات حضرت مسیح موعود کے بارے میں براہ راست سنی ہوں گی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ تو بہرحال ان روایات کی اہمیت ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے بیان کی ہے اور اپنے انداز کے مطابق ان باتوں سے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں بہت سی نصیحت کی اور (دین) کی بنیادی تعلیم کی باتیں اخذ کی ہیں وہ اس وقت میں پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعود کے وقت میں بہت سے (رفقاء) موجود تھے اس لئے آپ نے (رفقاء) کو ان دنوں میں توجہ بھی دلائی، نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ایک بات جس کی طرف میں نے اس سال جماعت کو خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ (جب یہ بات آپ فرما رہے ہیں) اور وہ اتنی اہم ہے (اس کی ساری بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ ایک زمانے میں جماعت میں فتنہ اٹھا اس فتنے کو آپ بیان فرما رہے ہیں کہ کس طرح ہمیں روکنا چاہئے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو حضرت مسیح موعود سے ہمیں پہنچتی ہے وہ ہمارے لئے مددگار ہوتی ہے ہمیں بہت سارے فتنوں سے بچانے والی ہوتی ہے اور بہت سی برائیوں سے روکنے والی ہوتی ہے۔ تو بہرحال آپ فرماتے ہیں) کہ جتنی بار اس کی اہمیت کی طرف جماعت کو متوجہ کیا جائے کم ہے اور وہ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حالات اور آپ کے کلمات (رفقاء) سے جمع کرائے جائیں۔ فرماتے ہیں کہ ہر شخص جسے حضرت مسیح موعود کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد ہو اس کا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور دوسرے کو نہ بتانا یہ ایک قومی خیانت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اب یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے جو حدیثوں میں آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ کدّو پکا۔ (ترکاری جو کدّو کی ہے۔) تو آپ نے بہت شوق سے اس سالن میں سے کدّو کے ٹکڑے نکال نکال کے کھانے شروع کئے یہاں تک کہ شوربے میں کدّو کا کوئی ٹکڑا نہ رہا اور آپؐ نے فرمایا کہ کدّو بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ممکن ہے کئی احمدی بھی سن کر یہ کہہ دیں کہ کدّو کے ذکر کی کیا ضرورت تھی (اور آجکل بعض پڑھے لکھے بھی زیادہ بنتے ہیں ان کو ان باتوں کی طرف توجہ

نہیں ہوتی یا وہ سمجھتے ہیں کہ معمولی بات ہے) مگر اس چھوٹی سی بات سے (دین) کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا۔

ہم آج اپنے زمانے میں ان خرابیوں کا اندازہ نہیں کر سکتے جو...... میں رائج ہوئیں مگر ایک زمانہ ...... پر ایسا آیا ہے جب ہندوستان میں ہندو تمدن نے ...... پر اثر ڈالا اور اس اثر کی وجہ سے وہ اس خیال میں مبتلا ہو گئے کہ نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو گندی چیزیں کھائیں۔ (جو اچھی چیز نہ کھائیں، جو اعلیٰ قسم کی غذا نہ کھائیں، نیکی کا معیار یہ ہے۔ کیونکہ یہی فقیروں اور جوگیوں کا شیوہ ہے۔) اور جب بھی وہ کسی کو عمدہ کھانا کھاتے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ کس طرح کہلا سکتا ہے۔ (یعنی کہ تصور ہی نہیں کہ کوئی بزرگ کہلائے اور پھر اچھا کھانا بھی کھا سکے۔)

آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیت اقصیٰ میں درس دے کر واپس اپنے گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ جب آپ وہاں پہنچے (اُس زمانے میں جو اُس وقت کا قادیان ہے) جہاں نظارتوں کے دفاتر ہوتے تھے تو کہتے ہیں وہاں حضرت خلیفہ اول کو وہاں کے رہنے والے ایک ڈپٹی صاحب ملے جو ریٹائرڈ تھے اور ہندو تھے۔ انہوں نے کسی سے سن لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ یعنی مستقل نہیں جب بھی مل جائے، میسر ہو، جب پکا ہو تو کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ وہ ہندو اس وقت اپنے مکان کے باہر بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کو دیکھ کر کہنے لگا کہ مولوی صاحب! ایک بات پوچھنی ہے۔ مولوی صاحب نے (حضرت خلیفہ اول نے) فرمایا کہ فرماؤ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا جی بادام روغن اور پلاؤ کھانا جائز ہے؟ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں یہ چیزیں کھانی جائز ہیں۔ (ہمیں تو کوئی روک نہیں۔) وہ پنجابی میں کہنے لگا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ فقراں نوں بھی کھانی جائز اے۔ یعنی فقرے جو ہیں، فقیر لوگ جو ہیں، اللہ کی طرف لَو لگانے والے لوگ ہیں ان کے لئے بھی کھانی جائز ہے؟ جو بزرگ ہوتے ہیں کیا ان کے لئے بھی یا جن کو بزرگ کہا جاتا ہے ان کے لئے بھی کھانی جائز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں تو فقیروں کے لئے ان سب کے لئے جائز ہے جو بھی بزرگ کہلانے والے ہیں۔ کہنے لگا اچھا جی۔ اور یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو اس شخص کو بڑا اعتراض یہی سوجھا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح اور مہدی کس طرح ہو سکتے ہیں جب وہ پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر (رفقاء) کا بھی ویسا ہی علمی مذاق ہوتا جیسے آجکل احمدیوں کا ہے اور وہ کدو کا ذکر حدیثوں میں نہ کرتے تو کتنی اہم بات ہاتھ سے جاتی رہتی۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جمعہ کے دن اچھا سا جُبّہ پہن کر مسجد میں آئے۔ اب اگر کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو یہ کہے کہ اچھے کپڑے نہ پہننا فقروں کی علامت ہے، (بزرگوں کی علامت ہے، نیکوں کی علامت ہے) تو ہم اسے اس حدیث کا حوالہ دے کر بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہایت تعہد سے صفائی کرتے اور اعلیٰ اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے بلکہ آپ صفائی کا اتنا تعہّد رکھتے، (اتنی پابندی فرماتے) کہ بعض صوفیاء نے جیسے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی گزرے ہیں یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ ہر روز نیا جوڑا کپڑوں کا پہنتے تھے خواہ وہ دُھلا ہوا ہوتا اور خواہ بالکل نیا ہوتا۔

اب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طبیعت میں بہت سادگی تھی، (بہت ساری باتوں کا ان کو خیال نہیں رہتا تھا) اور کام کی کثرت بھی رہتی تھی۔ اس لئے بعض دفعہ جمعہ کے دن آپ کپڑے بدلنا اور غسل کرنا بھول جاتے تھے اور انہی کپڑوں میں جو آپ نے پہنے ہوئے ہوتے تھے جمعہ پڑھنے چلے جاتے تھے۔ (اب یہ سادگی تھی۔ یہ کوئی اظہار نہیں تھا کہ ضرور فقیروں کا لباس ہونا چاہئے یا بزرگ کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ لباس نہ بدلا جائے بلکہ کام کی زیادتی کی وجہ سے خیال نہیں رہتا تھا تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں نے جب آپ سے بخاری پڑھنی شروع کی تو ایک دن جبکہ میں بخاری پڑھنے کے لئے آپ کی طرف جا رہا تھا تو حضرت مسیح موعود نے دیکھ لیا اور فرمایا کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب سے بخاری پڑھنے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سوال میری طرف سے بھی مولوی صاحب سے کر دینا اور پوچھنا کہ کہیں بخاری میں یہ بھی آیا ہے کہ جمعہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن اب ہمارے زمانے میں صوفیت کے یہ معنی کر لئے گئے ہیں کہ انسان پراگندہ رہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس بات کا اگر وزن بنایا جائے تو یوں بنے گا کہ جتنا گندہ اتنا ہی خدا کا بندہ۔ حالانکہ انسان جتنا پراگندہ ہو اتنا ہی خدا تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے۔ اسی لئے ہماری شریعت نے بہت سے مواقع پر غسل واجب کیا ہے اور خوشبو لگانے کی ہدایت کی ہے اور بدبودار چیزیں کھا کر مجالس میں آنے کی ممانعت کی ہے۔ ((بیت) میں آنے کی ممانعت ہے۔) غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی اور اٹھاتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود کے حالات سے بھی دنیا فائدہ اٹھائے گی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جمع کر دیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود کا (رفیق) ہوں مگر مجھے سوائے اس کے اور کوئی بات یاد نہیں کہ ایک دن جبکہ میں چھوٹا سا تھا میں نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر تک میں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے برابر کھڑا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود ہاتھ چھڑا کر کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ اب بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے مگر بعد میں انہی چھوٹے چھوٹے واقعات سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔ مثلاً یہی واقعہ لے لو۔ اس سے ایک بات یہ ثابت ہو گی کہ چھوٹے بچوں کو بھی بزرگوں کی مجالس میں لانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں لوگ اپنے بچوں کو بھی آپ کی مجالس میں لاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو کہیں کہ بچوں کو بزرگوں کی مجالس میں لانے کا کیا فائدہ ہے۔ ان مجالس میں صرف بڑوں کو شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب فلسفہ آتا ہے تو ایسی بہت سی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا جاتا ہے کہ بچوں نے کیا کرنا ہے۔ پس جب بھی ایسا خیال پیدا ہو گا یہ روایت ان کے خیال کو باطل کر دے گی۔ اور پھر اس کی مزید تائید اس طرح ہو جائے گی کہ حدیثوں میں لکھا ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی صحابہ اپنے بچوں کو لاتے تھے۔ اسی طرح اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی کام ہو تو اپنا ہاتھ چھڑا کر کام میں مشغول ہو جانا چاہئے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جب اس بچے نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دیر تک پکڑے رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر الگ کر لیا۔ آج یہ بات معمولی دکھائی دیتی ہے لیکن ممکن ہے کسی زمانے میں لوگ سمجھنے لگ جائیں کہ بزرگ وہ ہوتا ہے جس کا ہاتھ اگر کوئی پکڑے تو پھر وہ چھڑائے نہیں بلکہ جب تک دوسرا اپنے ہاتھ میں اس کا ہاتھ لئے رکھے وہ خاموش کھڑا رہے۔ ایسے زمانے میں یہ روایت لوگوں کے خیال کی تردید کر سکتی ہے اور بتا سکتی ہے کہ یہ لغو کام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو اگر کسی نے پکڑا ہوا ہے چاہے وہ بچہ ہی ہو تو محبت سے دوسرے کا ہاتھ الگ کر دینا چاہئے۔ اس قسم کے کئی مسائل ہیں جو ان روایات سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ آج ہم ان باتوں کی اہمیت نہیں سمجھتے (یہ اس زمانے کی بات ہے جب (رفقاء) زندہ تھے اس وقت آپ ان کو فرما رہے ہیں) مگر جب احمدی فقہ، احمدی تصوّف اور احمدی فلسفہ بنے گا تو اس وقت یہ معمولی نظر آنے والی باتیں اہم حوالے قرار پائیں گی اور آج بھی ان کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے فلسفی جب ان واقعات کو پڑھیں گے تو کود پڑیں گے (یعنی حیرانی اور خوشی سے اچھل پڑیں گے) اور کہیں گے کہ خدا اس روایت کو بیان کرنے والے کو جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری ایک پیچیدہ گتھی سلجھا دی۔ (جب ایسے مسائل سامنے آئیں گے، ایسے واقعات سامنے آئیں گے جن سے مسائل حل ہوتے ہوں تو وہ فلسفی جن کو دین سے تعلق ہے، وہ بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے کے اس روایت بیان کرنے والے کو دعا دیں گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔) یہ ایسا ہی واقعہ ہے جیسے اب ہم حدیثوں میں پڑھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سجدے میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ کی گردن پر لاتیں لٹکا کر بیٹھ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا

جب تک کہ وہ خود بخود الگ نہ ہوگئے۔اب اگر کوئی اس قسم کی حرکت کرے تو ممکن ہے بعض لوگ اسے بے دین قرار دے دیں اور کہیں کہ اسے خدا کی عبادت کا خیال نہیں،اپنے بچے کے احساسات کا خیال ہے۔مگر ایسا شخص جب بھی یہ واقعہ پڑھے گا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا خیال غلط ہے اور وہ چپ کر جائے گا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے ہے) گو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو پھر بھی خاموش نہ رہ سکیں۔ چنانچہ ایک پٹھان کا قصہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے قدوری میں یہ پڑھا (یہ واقعات کی ایک کتاب ہے) کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (یہ جو اس قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں۔کوئی چھوٹی حرکت بھی ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے) اس کے بعد وہ حدیث پڑھنے لگا۔(یہ واقعہ پڑھنے کے بعد پھر اس نے حدیث پڑھی اور اس میں یہ حدیث آگئی) کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جب نماز پڑھی تو اپنے ایک بچے کو اٹھالیا۔ جب رکوع اور سجدہ میں جاتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔وہ یہ حدیث پڑھتے ہی کہنے لگا۔اس طرح تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ گئی۔کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔گویا ان کے نزدیک شریعت بنانے والا کنز (مراد کنز العمال) یا قدوری کا مصنف تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔تو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں کہ باوجود واضح مسئلے کے اسے ماننے سے انکار کر دیں مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔پس اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔(نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں) کہ تمہیں حضرت مسیح موعود کی جس بات کا علم ہے وہ چھوٹی سی ہے بلکہ خواہ کس قدر چھوٹی بات ہو بتا دینی چاہئے۔خواہ اتنی ہی بات ہو کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود چلتے چلتے گھاس پر بیٹھ گئے کیونکہ ان باتوں سے بھی بعد میں اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود ایک دفعہ بعض دوستوں سمیت باغ میں گئے اور آپ نے فرمایا آؤ بے دانہ کھائیں (جو شہتوت کی ایک قسم ہے) چنانچہ بعض دوستوں نے چادر بچھائی اور آپ نے درخت جھڑوائے اور پھر سب ایک جگہ بیٹھ گئے اور انہوں نے بے دانہ کھایا۔اب کئی لوگ بعد میں ایسے آئیں گے جو کہیں گے کہ نیکی اور تصوف یہی ہے کہ طیب چیزیں نہ کھائی جائیں۔ایسے آدمیوں کو ہم بتا سکتے ہیں کہ تمہاری یہ بات بالکل غلط ہے۔حضرت مسیح موعود نے تو بے دانہ جھڑوا کر کھایا تھا۔یا بعد میں جب بڑے بڑے متکبر حاکم آئیں گے اور وہ دوسروں کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر کچھ کھانے میں ہتک محسوس کریں گے تو ان کے سامنے ہم یہ پیش کر سکیں گے کہ حضرت مسیح موعود تو بے تکلفی کے ساتھ اپنے دوستوں سے مل کر کھایا پیا کرتے تھے۔تم کون ہو جو اس میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہو۔تو بعض باتیں گو چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے آئندہ زمانوں میں بڑے اہم مذہبی، سیاسی اور تمدنی مسائل حل ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ پس جن دوستوں کو حضرت مسیح موعود کی شکل دیکھنے یا آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا ہو انہیں چاہئے کہ وہ ہر بات خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی لکھ کر (خوب) محفوظ کر دیں۔مثلاً اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے حضرت مسیح موعود کے لباس کی طرز یاد ہے تو وہ بھی لکھ کر بھیج دے۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر جلد......14 صفحہ 552 تا 556)

آپ نے اس زمانے میں فرمایا اور اس کے بعد پھر (رفقاء) نے اپنی روایات جمع بھی کرنی شروع کیں، لکھوانی شروع کیں اور (رفقاء) کی روایات، واقعات کے بہت سارے رجسٹر بن چکے ہیں۔ ان کو ایک دفعہ میں بیان بھی کر چکا ہوں۔ پہلے تو یہ ہاتھ سے لکھے گئے تھے اب نئے سرے سے کمپوز کئے جا رہے ہیں تا کہ اگر کتابی صورت میں شائع کرنے ہوں تو شائع بھی ہو جائیں اور بہت سارے ایسے ہیں کہ اگر تضاد نہیں تو دوسرے حوالوں سے بعض دفعہ پوری طرح ملتے نہیں۔یا حضرت مسیح موعود کی بعض اور روایات ان کی روایات کی نسبت زیادہ واضح ہیں تو ان کو نئے کمپوز کرتے وقت چھوڑا بھی گیا ہے۔لیکن چھوٹی چھوٹی باتیں بہت ساری سامنے آجاتی ہیں۔بعض کمپوز کرنے والے ہمارے علماء بھی ایسے ہیں جو بعض باتوں کی سفارش کر کے بھجوا دیتے ہیں کہ ان کو رکھنے کی ضرورت نہیں،اس سے تو یہ اثر پڑ سکتا ہے اور وہ اثر پڑ سکتا ہے۔جب میں خود ان کو پڑھتا ہوں تو کئی روایات میں نے دیکھی ہیں کہ ان علماء کی بلاوجہ کی احتیاط ہے۔ان روایات کو آنا چاہئے۔بہرحال یہ روایات جمع ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سامنے کسی وقت میں پیش بھی ہو جائیں گی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ان روایات سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ اگر آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو کہیں (مثلاً ایک اور چھوٹی سی بات ہے) کہ ننگے سر رہنا چاہئے تو ان کے خیالات کا ازالہ ہو سکے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں۔(اب ننگے سر رہنا بھی ایک چھوٹی سی بات ہے۔عام لوگ بعض دفعہ نمازیں وغیرہ ننگے سر پڑھ لیتے ہیں تو ان روایات سے اس طرف بھی توجہ ہو جاتی ہے کیونکہ بہت سارے واقعات ایسے بھی ہیں جس میں (بیت) کے آداب، نماز کے آداب، بڑی مجالس میں بیٹھنے کے آداب کا ذکر ہوتا ہے۔تو آپ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں) اور آپ ہی شارع نبی ہیں۔(یعنی شریعت جاری کرنے والے آپ ہی ہیں۔) مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قریب کے مامور کی باتیں شارع نبی کی باتوں کی مصدق سمجھی جاتی ہیں۔(ان کی تصدیق کرنے والی ہوتی ہیں۔)......۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ان روایات میں بیشک بعض ایسی باتیں بھی ہو سکتی ہیں جنہیں اس زمانے میں (یعنی ان کا جو دور تھا حضرت مصلح موعود کے وقت میں یا اس وقت) شائع کرنا مناسب نہ ہو مگر انہیں بہرحال محفوظ کر لیا جائے یا بعض ایسی روایات ہیں جنہیں آج بھی شاید پرنٹ نہ کیا جائے، شائع نہ کیا جائے لیکن جو روایات (رفقاء) سے ہمیں مل رہی ہیں محفوظ بہرحال ہونی چاہئیں اور بعد میں جب مناسب موقع ہو انہیں شائع کر دیا جائے۔مثلاً حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا تھا کہ ''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال۔بعد ازاں ایام ضعف واختلال''۔آپ فرماتے ہیں کہ مگر یہ الہام اس وقت شائع نہ کیا گیا بلکہ ایک عرصے کے بعد شائع کیا گیا۔اب بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد کا ذکر ہے۔اس کے بعض اور پہلو بھی لئے جا سکتے ہیں۔دنیا میں سلطنت برطانیہ جس طرح پھیلی ہوئی تھی وہ پھر آہستہ آہستہ کمزور بھی ہوتی چلی گئی اور یہ نہیں کہ ایک دم ہوگئی بلکہ اس کمزوری کو ایک وقت اور عرصہ لگتا ہے تو اس کے آثار شروع ہوگئے۔بہرحال جو بھی تھا یہ ایک الہام تھا اس کی مختلف توجیہیں کی جا سکتی ہیں۔تو آپ فرماتے ہیں کہ ایسے واقعات کو ریکارڈ میں لے آیا جائے مگر شائع اس وقت کیا جائے جب خطرے کا وقت گزر جائے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ اس کام کو مکمل کر لیا جائے اور اللہ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا ان روایات کو صحیح رنگ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی آج دنیا میں کتنی بڑی عزت ہے مگر یہ عزت اس لئے ہے کہ انہوں نے دوسروں سے روایات جمع کی ہیں۔(اس لئے جو (رفقاء) کی اولاد ہے اگر ان کے پاس روایات ہوں تو انہیں ان کو بھی آگے دینا چاہئے۔اگر ان کی صحت باقی روایات سے ثابت ہوگئی تو ان کو بھی اس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ہو سکتا ہے کہ بعض روایات رجسٹر میں مکمل نہ آئی ہوں اور (رفقاء) کے خاندانوں میں یہ روایات چل رہی ہوں تو وہ لکھ کے بھجوا سکتے ہیں۔کیونکہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور یہ صحیح بھی ہے، حقیقت ہے کہ یہ روایات بیان کرنے والوں کے لئے ایک زمانے میں دعائیں کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے کیونکہ انہوں نے بہت سارے مسائل حل کر دیئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ قدرتی طور پر ایسے مواقع پر از خود دعا کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے۔حضرت مصلح موعود اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں کل ہی کلید قرآن سے ایک حوالہ نکالنے لگا۔(آیت نکالنی تھی) تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ آیت دیر سے ملے گی۔مگر اس کلید قرآن سے مجھے فوراً آیت مل گئی۔کہتے ہیں جس پر میں نے دیکھا کہ لاشعوری طور پر میں دو تین منٹ نہایت خلوص سے اس کے مرتب کرنے والے کے لئے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے مدارج بلند کرے کہ اس کی محنت کی وجہ سے آج مجھے یہ آیت اتنی جلدی مل گئی ہے۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر......جلد 14 صفحہ 556 تا 558)

اب یہ چیزیں بڑی آسان ہوگئی ہیں۔اب تو لٹریچر کمپیوٹر میں مل جاتا ہے۔آجکل تو اور بھی زیادہ

آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ تو جنہوں نے ان پروگراموں کو بنا کر کمپیوٹر میں ڈالا ہے ان کے لئے بھی دعائیں ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے جو ہمارے لئے ضروری ہے اور عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ اس میں تربیت کے بہت سارے پہلو نکل آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کی وضاحت ہو جاتی ہے، احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس سے ہمیں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بھی احمدی اسے سنے گا، کسی کے ذریعہ سنے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور پھر یقیناً ان کو جمع کرنے والوں کے لئے دعائیں بھی کرے گا۔ پس یہ ایک بڑی اہم چیز ہے لیکن بعض دفعہ انسان اس پر پوری توجہ نہیں دیتا۔

مجھے یاد ہے جب میں نے (رفقاء) کا ذکر شروع کیا تھا تو کچھ لوگوں نے جو (رفقاء) کی اولاد میں سے ہیں خاندانی طور پہ ان کے خاندانوں میں جو روایات چل رہی ہیں وہ بھجوائی تھیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ روایات باقاعدہ لکھ کر دفتر ایڈیشنل وکالت تصنیف میں بھجوا دیں۔ پھر اگر انہوں نے بھیجنی ہوں گی تو روایات کی جو متعلقہ کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ ان کو بھجوا دیں گے۔

ایک اور واقعہ میں اس وقت بیان کرتا ہوں جو آج بھی بعض سوال اٹھانے والوں کا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعود کو ابتدا سے ہی (دین) کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ (-) اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپ نے قادیان کے رہنے والے جو (-) تھے ان کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ (بیت) میں آ کر نماز پڑھا کریں۔ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود غیر (از جماعت) کو جواب دیتے ہوئے جو یہ کہا کرتے تھے، اس وقت بھی الزام لگاتے تھے اور آج بھی الزام لگاتے ہیں کہ احمدی (-) نہیں ہیں۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود نئی شریعت لے آئے تو ان کو حضرت مصلح موعود جواب دے رہے ہیں کہ ''حضرت مرزا صاحب یعنی مسیح موعود نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے پہلے یہاں کے لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو (بیت) میں بلوانا شروع کیا۔ (اب (-) میں اعتراض کرنے والے تو ہیں لیکن آج بھی اور ہمیشہ سے یہ اکثریت کی حالت ہے کہ نماز کی طرف توجہ کم ہے تو آدمی بھیج کر لوگوں کو بلوانا شروع کیا) تو لوگوں نے یہ عذر کرنا شروع کر دیا (کیونکہ زیادہ تر زمیندار پیشہ تھے، غریب لوگ تھے) کہ نمازیں پڑھنا امراء کا کام ہے۔ (امیروں کا کام ہے، ہمارا نہیں) ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں۔ (مزدوری کریں یا پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے رہیں گے۔) کہتے ہیں کہ اگر نہ کریں گے تو بھوکے رہیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے یہ انتظام کیا کہ ٹھیک ہے تم نماز پڑھنے آیا کرو ایک وقت کا کھانا تمہیں مل جایا کرے گا۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد چند دن کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی (بیت) میں نماز کے لئے آجایا کرتے تھے مگر آخر میں سست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت جس وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا، اس وقت آجاتے تھے۔ آخر پھر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اب دیکھو حضرت مسیح موعود کو یہ شوق تھا۔ کس لئے؟ کہ تا کہ (دین) کی حقیقی تصویر نظر آئے اور آپ کے اس شوق کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کی مراد پوری کر دی اور اس وقت (جب آپ یہ ذکر کر رہے ہیں فرماتے ہیں کہ) قادیان میں اب چار (بیوت) ہیں اور دو تو بہت عالیشان (بیوت) ہیں اور پانچوں وقت یہاں نماز ہوتی ہے اور نماز سے پُر رہتی ہیں۔''

(ماخوذ از قادیان کے غیر از جماعت احباب کے نام پیغام صفحہ 76)

پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جو حضرت مسیح موعود کی تڑپ تھی کہ اپنے دعویٰ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ نمازوں کی طرف آؤ۔ باجماعت نمازیں پڑھو۔ (بیوت) آباد کرو۔ (بیوت) تو اب ہماری اللہ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔ بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں۔ بلکہ ربوہ میں، قادیان میں، پاکستان کی مختلف (بیوت) میں وہاں کے رہنے والے جو احمدی ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی (بیوت) کو آباد کریں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں جو احمدی ہیں اپنی (بیوت) کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اس اعتراض کا بھی جواب یہاں مل جاتا ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، مجھے بھی لکھتے ہیں کہ (بیوت) میں نوجوانوں کو لانے کے لئے وہاں انہوں نے کھیلوں کا انتظام کر دیا ہے کہ لڑکے شام کو آئیں اور کھیلیں اور گویا کہ کھیل کا لالچ دے کر نماز پڑھائی جاتی ہے۔ تو یہ تو کوئی ایسی بات نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض فنکشنز پر کھانے کے انتظامات ہوتے ہیں تو لوگ اس لئے فنکشنز پہ آتے ہیں یا نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں کہ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ تو ایک بدظنی ہے جو بعض لوگ کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال (بیوت) کے ساتھ جہاں ہال بنائے گئے یا **بعض مربیان، (-) جو خود نوجوان ہیں اور کھیلنے والے ہیں انہوں نے گراؤنڈز میں کھیلنا شروع کیا، نوجوانوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ تو اس سے ایک فائدہ بہرحال ہو رہا ہے کہ اس وقت سے (بیوت) کم از کم ایک دو نمازوں کے لئے (بیوت) آباد ہوتی ہیں۔ اور اس سے نوجوانوں کی توجہ بھی پیدا ہوتی ہے** اس لئے یہ کہنا کہ یہ کوئی جرم ہے کہ (بیوت) کے ساتھ کھیلوں کے ہال کیوں بنا لئے گئے یا (بیوت) میں لانے کے لئے اور بعض فنکشنوں پہ لانے کے لئے کھانے کے انتظام کیوں کئے گئے یہ غلط اعتراض ہے اور حضرت مسیح موعود کے عمل سے ثابت ہے کہ اس طرح ہو سکتا ہے اور ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

اب نمازوں کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ایک الحاج یعقوب باؤ بنگ صاحب آف غانا کا ہے جو 30۔ اگست 2015ء کو انتقال کر گئے (-)۔ ایک اندازے کے مطابق ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ ان کا تعلق گھانا کے وسطی ریجن سے تھا اور آپ کے دادا جو تھے یہ عیسائی تھے لیکن انہوں نے دوسری شادی کر لی تو پریسبیٹیرین چرچ (Presbyterian Church) نے ان کو چرچ سے نکال دیا۔ اس بات پہ پھر انہوں نے (دین) قبول کر لیا اور موحد بن کے اللہ تعالیٰ کی عبادت شروع کر دی۔ بعد میں یہ احمدی بھی ہو گئے۔ پھر الحاج یعقوب صاحب کے دادا نے، ان کا نام ابراہیم اودو پوتھا، حج پر جانے کے لئے پیسے جمع کئے۔ اس زمانے میں جب پیسے جمع کئے تو یہ احمدی تھے۔ جب وہ سالٹ پانڈ (Saltpond) پہنچے تو وہاں مشنری انچارج نے انہیں تحریک کی کہ آجکل ہیڈکوارٹر کی تعمیر ہو رہی ہے اس کے لئے ہم چندہ جمع کر رہے ہیں تو انہوں نے وہ رقم جو جمع کی تھی وہ (بیت) کی تعمیر اور ہیڈکوارٹر کی تعمیر کے لئے دے دی۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی زندگی دی کہ لمبے عرصے کے بعد پھر انہوں نے اپنے پوتے کو اپنے خرچ پر حج کروایا۔ الحاج یعقوب صاحب بھی بہت مخلص اور محنتی اور قربانی کی روح رکھنے والے تھے۔ جب مولوی عبدالوہاب آدم صاحب گھانا کے امیر منتخب ہوئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کو وہاں بھجوایا تو آپ نے گھانا مشن کی (دعوت) کو تیز کرنے کی ہدایت بھی فرمائی تھی۔ الحاج یعقوب صاحب نے اس وقت داعیان الی اللہ کے لئے ایک گاڑی پیش کی جس کے اوپر لکھا ہوا ہوتا تھا...... Ahmadiyya Preacher Association۔ اور پھر انہوں نے اس کے ذریعہ سے بہت سارے (دعوت الی اللہ کے) پروگرام کئے۔ پھر ان کی یہ بھی خوبی تھی کہ جہاں ایک جماعت بنتی، نومبائعین جمع ہو جاتے تو آپ وہاں اپنے خرچ پر (بیت) بنواتے اور واقفین اور (مربیان) کی بہبود کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ آپ کے دو بیٹے بھی وقف زندگی ہیں۔ ایک مرکزی (مربی) ہیں ابراہیم بن یعقوب صاحب جو ٹرینیڈاڈ میں ہمارے مشنری انچارج اور امیر ہیں اور دوسرے وہاں کے لوکل مشنری ہیں نور الدین باؤ بنگ صاحب جو اس وقت شمالی علاقے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ الحاج باؤ بنگ صاحب ربوہ بھی گئے تھے۔ موصی بھی تھے اور اللہ کے فضل سے تمام جائیداد اور آمد کا حساب ان کا صاف تھا۔

جب میں گھانا میں تھا اس وقت میں نے دیکھا ہے بڑے پُرجوش داعی الی اللہ تھے اور ہر وقت تیار رہتے تھے اور خوش مزاجی بھی ان میں تھی اور اس کے ساتھ ہی عاجزی بھی بے انتہا تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو بھی اور ان کی نسلوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کا ہوگا۔ یہ ہمارے دیرینہ خادم سلسلہ ہیں۔ دفتری

غلط فہمی کی وجہ سے ان کا جنازہ پہلے نہیں پڑھا جا سکا تھا۔ 3 ستمبر کو 97 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی (-)۔ 1918ء میں یہ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب چیمہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ مولوی صاحب نے 24 نومبر 1944ء کو زندگی وقف کی۔ 3 جون 1946ء میں قادیان پہنچے اور ان کی باقاعدہ ریٹائرمنٹ 1978ء میں ہوئی لیکن 1993ء تک آپ ری ایمپلائی (reemploy) ہوتے رہے۔ جماعتی خدمات باقاعدہ کارکن کی حیثیت سے انجام دیتے رہے۔ لیکن اس کے بعد بھی تادم آخر انہوں نے رضاکارانہ طور پر جماعت کا بہت سارا کام خاص طور پر پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام کیا۔ لکھتے ہیں کہ ان کے والد کرم الٰہی صاحب نے 1898ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور پھر ایک سال کے بعد ان کے دادا چوہدری جلال دین صاحب نے بیعت کی۔ ان کے والد کا جماعت سے، خلافت سے بڑا مضبوط تعلق تھا اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول کی فوری طور پر انہوں نے بیعت کی اور حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد فوری طور پر انہوں نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی بلکہ ان کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آئندہ خلیفہ ہیں۔ ان کی وصیت تھی اور انہوں نے 1/8 کی وصیت کی ہوئی تھی۔

مولوی صاحب خود ہی اپنے وقف ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ میں ابھی گود میں تھا۔ غالباً جلسہ سالانہ قادیان 1919ء یا 1920ء کا تھا کہ زنانہ جلسہ گاہ میں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مستورات میں تقریر کی کہ بیبیو! ہم تو بوڑھے ہو رہے ہیں، اب دین کی خدمت کے لئے قائمقاموں کی ضرورت ہے۔ تم اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ ان کو قادیان دینی تعلیم کے لئے بھیجو۔ اس تقریر کے دوران والدہ صاحبہ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا اور دعا کی کہ یہ بچہ 'فضل الٰہی' خدا کی راہ میں وقف کروں گی۔ چنانچہ 1931ء میں جب آپ مڈل میں داخل ہوئے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو والدہ کے اس عہد کے متعلق بتایا اور کہا کہ اگر تم دنیاوی تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہو تو میں تمہیں بعد میں جب تعلیم حاصل کر لو تو اتنی میری پوزیشن ہے کہ تحصیلدار لگوا سکتا ہوں جو اس زمانے میں بڑا اعزاز تھا۔ لیکن آپ نے فوراً کہا کہ میں وقف کر کے قادیان دارالامان جاؤں گا۔ 23 فروری 1947ء کو آپ دیگر مربیان کے ہمراہ مشرقی افریقہ میں ممباسہ کی بندرگاہ پر پہنچے۔ ان مربیان میں میر ضیاء اللہ صاحب، مولوی جلال الدین صاحب قمر، سید ولی اللہ شاہ صاحب، حکیم محمد ابراہیم صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب شامل تھے اور مشرقی افریقہ میں (مشنری انچارج) شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ ایک لمبا عرصہ ان کو کینیا میں، سورینام میں، گیانا میں، ایران میں، (مربی) کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پھر اس کے بعد مرکزی دفاتر میں انجمن میں اور تحریک جدید میں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب قواعد وصیت پر غور کے لئے کمیٹی بنائی تو حضرت مولوی صاحب بھی اس کے ممبر تھے۔ آپ نے عربی، انگریزی اور فرنچ میں تقریباً گیارہ کتابیں لکھیں۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی تو چوہدری محمد دین صاحب کی بیٹی کے ساتھ تھی جو سیالکوٹ کے ساہی تھے۔ دوسری شادی ان کی ماریشس میں ہوئی۔ قبولیت دعا کا اپنا بچپن کا ایک واقعہ سناتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ کی عمر دس بارہ سال تھی آپ کی والدہ شدید بیمار ہو گئیں اور بچنے کی امید نہیں رہی تو آپ کہتے ہیں اس تصور سے کہ والدہ فوت ہو جائیں گی میرا دل بیٹھ گیا۔ میں نے دعا کی کہ اے میرے خدا! کیا اسی عمر میں مجھے ماں کے سائے سے محروم کر دے گا۔ کہتے ہیں ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ والد صاحب گھر سے نکل کر میری طرف آتے دکھائی دیئے اور آتے ہی کہا کہ فضل الٰہی! تیری والدہ ٹھیک ہو گئی۔

کبابیر، فلسطین میں بھی یہ رہے ہیں۔ شریف عودہ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ فلسطین میں 1966ء تا 68ء اور 77ء تا 81ء رہے۔ کبابیر میں قیام کے دوران (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے کام بہت محنت اور لگن سے کیا کرتے تھے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر دین کے درس اور تفسیر القرآن کے درس دیتے تھے۔ احمدیہ سکول کبابیر کے انتظامی معاملات کو بہت بہتر کیا۔ اسی طرح کثرت سے (-) دورے کیا کرتے تھے اور مختلف جگہوں پر جا کر جماعتی لیف لیٹس تقسیم کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں چھوٹا تھا لیکن ان کے ساتھ (-) دوروں پر جایا کرتا تھا اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ مرحوم بہت محنت کرنے والے اور دین کی خدمت کرنے کی ایک مثال تھے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام (-) کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے اور کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ وہاں ایک مجلّہ بھی آپ نے ''البشریٰ'' شائع کیا اور خود ہی اس پر کام کرتے تھے۔ خود ہی اس کی کمپوزنگ کرنا اور لکھنا چھاپنا یہ سارا کچھ آپ کے سپرد تھا اور کبابیر کی جو (بیت) ہے اس کی ابتدا بھی آپ نے ہی کی تھی اور بنیادی اینٹ بھی آپ نے رکھی تھی۔

ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ 1940ء میں آپ کے والد حضرت کرم الٰہی صاحب جب ریٹائر ہو گئے تو گھر میں بہت تنگی کا سامنا ہوا۔ یہاں تک کہ جب قادیان میں پڑھتے تھے۔ تو وہاں مدرسہ احمدیہ کو فیس بھی نہ ادا کر سکتے تھے۔ ایک دن پرنسپل صاحب (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ) کی طرف سے نوٹس ملا کہ سات یوم کے اندر فیس ادا کرو ورنہ مدرسے سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اس پر آپ نے مدرسہ جانا چھوڑ دیا۔ کچھ دن کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے بلایا کہ مدرسہ کیوں نہیں آ رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فیس نہ تھی اور شرمندگی کی وجہ سے آنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا کہ فیس کا انتظام میں کر دیتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ صدقہ میں نے نہیں لینا۔ قرضہ حسنہ دے دیں۔ اس طرح آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ مگر 1940ء سے 1942ء تک حالات نہایت غربت کے تھے۔ فاقہ کشی کی کیفیت رہی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ تو یہ حالت تھی کہ چھپن گھنٹے تک کچھ کھانے کو نہ ملا مگر کسی سے ذکر تک نہ کیا اور چھپّن گھنٹے کے بعد ایک دوست نے کہا کہ آج آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔ اس طرح چھپن گھنٹے کے بعد ایک روٹی خدا تعالیٰ نے آپ کو کھلائی اور اس ایک روٹی کے بعد پھر 48 گھنٹے فاقہ رہا۔ کہتے ہیں کہ یہ فاقہ کشی جو تھی یہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے برداشت کی ٹریننگ تھی۔ (دعوت الی اللہ) کی مشکلات میں یہ ہمیشہ میرے کام آیا۔ (دعوت الی اللہ) کی مشکلات کا کئی دفعہ ذکر کیا۔ افریقی دوستوں کے ساتھ (-) دورے پر جاتے تھے تو فاقے کرنے پڑتے تھے۔ کبھی اچھا کھانا مل جاتا تھا اور جو کچھ میسر ہوتا کھا لیتے اور کبھی یہ دل میں خیال نہیں آیا کہ ہم دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ پس یہ بات آج کے واقفین زندگی کو سامنے رکھنی چاہئے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہی حالات تو بہت بہتر ہیں اور کبھی ایسی نوبت نہیں آتی کہ کسی کو فاقہ کرنا پڑے۔

آپ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ میٹرک کے بعد وقف کیا اور اپنی آخری سانس تک اس عہد کو پورا کیا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ ان کی پوتی نے یہ لکھا ہے کہ دادا جی بہت کم اپنے حالات کا ذکر کرتے تھے جو ان کو (دعوت الی اللہ) کے راستے میں پیش آئے ہیں۔ لیکن ایک بات انہوں نے بتائی کہ جب (دعوت الی اللہ) کے لئے جاتے تو صبح دو روٹیاں بنا لیتے۔ ایک صبح کھا لیتے اور دوسری ساتھ باندھ لیتے۔ راستے میں کہیں بھی پانی یا چائے کے ساتھ کھا لیتے اور اس کی تصدیق جب افریقہ میں رہے ہیں تو وہاں کے لوگوں نے بھی کی کہ اس طرح دو روٹیاں بناتے تھے اور (دعوت الی اللہ) کے سفر پہ نکل پڑتے تھے۔

سورینام کے (مربی) لکھتے ہیں کہ 1970ء تا 72ء میں ان کو (مربی) سلسلہ گیانا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی اور آپ نے سورینام کے مختلف جگہوں کے متعدد دورے کئے۔ 25/اپریل 1971ء کو جماعت کی پہلی (بیت) کے افتتاح کی تاریخی سعادت حاصل کی۔ موصوف نے انتہائی نامساعد حالات میں بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ یہاں وقت گزارا۔ غیر مبائعین کی مخالفت کے علاوہ (وہاں غیر مبائعین بھی بہت زیادہ ہیں) اُس وقت جماعت کے اندر خواجہ اسماعیل کا ایک گروہ پیدا ہو چکا تھا جنہوں نے آپ کے لئے بہت مشکلات پیدا کیں اور ہر ممکن کوشش کی کہ (بیت) کی زمین جماعت کے نام نہ ہو مگر آپ نے بڑے حوصلے کے ساتھ ان مشکلات کا سامنا کیا اور پوری تندہی کے ساتھ خدمات سلسلہ میں مصروف رہے۔ پیغام حق پہنچانے کے ساتھ مرکز کو بھی تفصیلی طور پر جماعتی حالات سے آگاہ رکھا اور پھر انہوں نے 1972ء میں خلیفۃ المسیح الثالث کو لکھا کہ سرینام

میں (بیت) اور مشن ہاؤس سے جماعت کو ایک مرکز میسر آ گیا ہے مگر گیانا میں اب تک کسی قسم کا مرکز نہیں ہے۔ وہ مرکز سے محروم ہے اور بارہ سال سے وہاں (مربی) سلسلہ ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں بڑی تڑپ ہوتی ہے کہ وہاں بھی (بیت) بنے۔ ماریشس میں جب رہے ہیں تو وہاں کے (مربی) انچارج لکھتے ہیں کہ بڑے خاص حالات میں ان کی وہاں تقرری ہوئی تھی۔ 1954ء میں جب مکرم بشیرالدین عبیداللہ صاحب کی بعض لوگوں نے بات ماننے سے انکار کر دیا اور جماعت وہاں دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک حصہ اطاعت سے باہر جانے لگا اور انہوں نے اپنی علیحدہ ایسوسی ایشن بنا لی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو جو (اس وقت) فلسطین میں تھے پیغام دیا کہ فوری طور پر ماریشس پہنچیں۔ آپ ماریشس پہنچے تو آپ کے خلاف امیگریشن میں شکایت کر دی گئی۔ لیکن ان کے پاس کیونکہ برٹش نیشنیلٹی تھی اس لئے حکومت کو بہرحال ان کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینی پڑی۔ انہوں نے بڑی حکمت سے حالات کا جائزہ لیا اور پھر (بیت) پہ جو منافقین نے قبضہ کیا ہوا تھا یا مرتدین نے قبضہ کیا ہوا تھا اس کو بڑی حکمت سے بڑے طریقے سے (ختم کرایا)۔ آپ (بیت) میں گئے اور وہاں نمازیں پڑھانی شروع کیں اور آہستہ آہستہ جو مبائع جماعت تھی اس کو دوبارہ (بیت) میں جمع کرنا شروع کیا اور یہیں اس دوران میں ماریشس میں ان کی دوسری شادی بھی ہوئی تھی۔ یہاں انہوں نے فرنچ میں بعض کتابیں بھی لکھیں جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے فضل سے جماعت کو وہاں اس فتنے سے بچایا اور نئے سرے سے جماعت کو جمع کر دیا۔ ایک ہاتھ پہ اکٹھا کر دیا۔

(بیت) مبارک میں جمعہ پڑھنے کی بڑی خواہش ہوتی تھی اور جس شخص سے انہوں نے جمعہ پر جانے کے لئے کہا ہوا تھا کہ مجھے اپنی کار پہ لے جایا کرو، بڑھاپے میں بھی اس کا انتظار کرتے تھے اور اس لئے کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور انتظار نہ کرنا پڑے اپنے گھر کے دروازے کے باہر ہی کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے تھے تا کہ جب بھی وہ آئیں فوری طور پر ان کے ساتھ جا سکیں۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے جو بھی ان کی توفیق تھی۔ ایک دفعہ ایک غریب نے لکھا کہ آپ میرے بچے کا تعلیمی خرچ بھجواتے ہیں اس دفعہ اس کو کچھ زیادہ رقم کی ضرورت ہے تو زیادہ پیسے کا منی آرڈر بھجوا دیں۔ کبھی گھر میں کسی سے ذکر نہیں کیا۔ اتفاق سے ان کی بہو کے ہاتھ ایک خط لگا تو اس سے پتا لگا کہ یہ چھپ کے خاموشی سے غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ ان کی بہو کہتی ہیں ایک دفعہ میں نے ان سے کہا باہر (دعوت الی اللہ) کا کوئی واقعہ سنائیں۔ تو کہتے ہیں ایک واقعہ میں تمہیں آج سنا دیتا ہوں۔ کہنے لگے کہ میرا یہ معمول تھا کہ ہر روز نماز فجر کے بعد تھوڑا تھوڑا اندھیرا ہوتا تھا کہ میں (دعوت الی اللہ) کے لئے نکل جاتا تھا اور شام کو واپس آتا تھا۔ ایک دن جب میں شام کو گھر واپس آیا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ میرے گھر کے باہر جمع ہیں۔ میں پریشان ہوا کہ اللہ خیر کرے یہ لوگ میرے انتظار میں کیوں کھڑے ہیں۔ اتنے میں دُور سے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مولانا صاحب مبارک ہو، مبارک ہو۔ میں نے پوچھا کس بات کی مبارک۔ لوگوں نے بتایا کہ آج صبح جب آپ گئے ہیں تو ایک شیر اور آپ اکٹھے پیدل چل رہے تھے۔ یا تو شیر آپ کے آگے آگے چلتا تھا اور آپ شیر کے پیچھے ہوتے تھے یا پھر آپ آگے آگے چل رہے ہوتے تھے اور شیر آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوتا تھا لیکن خدا نے آپ کو سلامت رکھا۔ اس بات کی ہم مبارکباد دے رہے ہیں۔ کہتے ہیں بہت سارے لوگوں نے جنگل میں اپنے کام کرتے ہوئے اس طرح دیکھا۔

بڑے تہجد گزار تھے۔ بڑی رقت سے نمازیں پڑھنے والے۔ بہت سارے (مربیان) نے، دوسروں نے ان کے بارے میں حالات لکھے ہیں۔ اور حقیقت میں یہ بڑے متوکل انسان، بڑے باہمت، صابر اور دین کا درد رکھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے تھے۔ جو بھی چند ایک واقعات بیان ہوئے ان میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ خلافت سے بھی ان کا بے انتہا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم اعظم ممتاز صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے نجیب محمود اعظم واقف نو نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ صاحبہ کو ملی مورخہ 9/اکتوبر 2015ء کو تقریب آمین ہوئی۔ مکرم حافظ عبدالحمید صاحب نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ محترم ممتاز احمد صاحب مرحوم اسلام آباد کا پوتا اور محترم انوار احمد صاحب راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے۔ آمین

☆..............☆..............☆

ولادت

مکرم ناصرہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم رانا سرفراز احمد صاحب سیکرٹری مال مصطفیٰ فارم ضلع عمر کوٹ اور بھابی مکرمہ نعیمہ اختر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4/اکتوبر 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے رانا افتخار مبارز نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا مقبول احمد صاحب مصطفیٰ فارم کا پہلا پوتا اور مکرم عبدالغنی صاحب نورنگر فارم ضلع عمر کوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی عمر دراز سے نوازے، نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

☆..............☆..............☆

سانحہ ارتحال

مکرم شریف احمد بھٹی صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ چند سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 26/اکتوبر 2015ء کو بعمر 77 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو 2004ء میں فالج ہوا، بڑے صبر سے بیماری کے ایام گزارے۔ مورخہ 27/اکتوبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کو جماعت احمدیہ چک 23/DNB (نزد احمد پور شرقیہ) ضلع بہاولپور میں متعدد بار صدر لجنہ کے عہدہ پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مہمان نواز، نظام جماعت، عہدیداران اور نمائندگان مرکز سے عقیدت واحترام کا جذبہ رکھتی تھیں۔ اپنے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 4 بیٹے، 4 بیٹیاں 9 پوتے پوتیاں اور 16 نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ ایک پوتے مکرم رمیز احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم انیس احمد صاحب کانگو افریقہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆..............☆..............☆

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ تنزیلہ بشیر صاحبہ مورخہ 24/اکتوبر 2015ء کو بعمر 41 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا نماز جنازہ مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مورخہ 25/اکتوبر کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم نے 2 بیٹے طارق بشیر عمر 20 سال، عاطف بشیر عمر 18 سال، دو بیٹیاں عاطفہ بشیر عمر 17 سال اور کاشفہ بشیر عمر 14 سال یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خاکسار کو ہمت وحوصلہ دے کہ بچوں کی تمام ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کر سکوں۔ آمین

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

کچن میں استعمال ہونے والے برقی آلات کی صفائی

باورچی خانے میں استعمال ہونے والی اشیاء خصوصی صفائی کی متقاضی ہوتی ہیں۔ خاص طور پر ایسے برقی آلات، جن سے تقریباً روزانہ ہی ہمارا واسطہ پڑتا ہے، مسلسل اور روزانہ استعمال کے باعث یہ میلے ہونے لگتے ہے اور جراثیم کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

صفائی کیلئے چند باتیں اہم ہیں، جن کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے۔

☆باورچی خانے میں استعمال ہونے والی اشیاء عام طور پر پلاسٹک، دھات اور شیشہ یا پھران تینوں کے اشتراک سے بنی ہوئی ہوتی ہیں، یہ انتہائی مضبوط اور پائے دار ہونے کے باعث طویل عرصے تک کام آتے ہیں، لیکن اگر انہیں غلط طریقے یا غیر مناسب چیزوں کے ساتھ دھویا جائے، تو انہیں نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ برتن دھونے والی صافی، لوہے کے تار والے مختلف برش اور بھاری بھرکم اسکرب پیڈز سے اپنی ان اشیاء یا اس قسم کی کوئی سخت، تیز دھار یا نوک دار چیز کو دور رکھیں۔ ان اشیاء کی صفائی ہفتے میں ایک بار اور مہینے میں مکمل تفصیلی صفائی کی جانی چاہئے۔ صفائی آپ کے آلات کی عمر اور کارکردگی کو بڑھا دیتی ہے۔

☆برقی آلات کی صفائی سے پہلے اس کی بجلی لازمی منقطع کردیں۔

☆کافی اور مصالحہ پسینے والا گرائنڈر مشین میں چونکہ کافی کے بہت موٹے بیجوں کو گرینڈ کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دیگر مصالحہ جات بھی اس مشین میں سفوف کی صورت میں پیسے جاتے ہیں۔ ایسے میں ان مصالحوں کے باریک اجزا مشین کے اطراف میں پھنس جاتے ہیں اور عام طریقے سے ان کی صفائی ممکن نہیں ہو پاتی۔ ساتھ ان مصالحوں کی مہک بھی مشین میں بس جاتی ہے، جو آسانی سے نہیں جاتی اس لئے گرائنڈر کی صفائی کے لئے خالی گرائنڈر میں سفید ڈبل روٹی کے ایک یا دو توس ڈال دیں اور ساتھ ہی اس میں تھوڑ سا بیکنگ پاؤڈر بھی شامل کر کے اس مشین کو چند سیکنڈ کے لئے چلائیں، آپ کا گرائنڈر ایک دم صاف ہو جائے گا اور اس میں سے ہر قسم کی بو بھی ختم ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر ڈبل روٹی میسر نہ ہو، تب اس میں سفید خشک چاول ڈال کر تھوڑی دیر کے لئے گرائنڈر کو چلا لیں۔

☆بلینڈر اور فوڈ پروسیسر کی صفائی کیلئے بھی نہایت آسان ٹوٹکے ہیں، چونکہ ان کے بلیڈز کی دھار بہت تیز ہوتی ہے، اس لئے کام ختم ہوتے ہی ان کی فوراً صفائی کر دینا ضروری ہے، تاکہ اس کے بلیڈز خراب نہ ہوں۔ ان مشینوں کی صفائی کیلئے استعمال کے فوراً بعد کوئی بہترین ڈش ڈٹرجنٹ شامل کر کے اس کے آدھے حصہ تک پانی بھر لیں اور دس منٹ کے لئے ایسے ہی چھوڑ دیں، مقررہ وقت کے بعد اسے صاف پانی سے دھو کر کسی صاف موٹے کپڑے یا تولیے سے خشک کرلیں۔

☆مائیکرو ویو اون کی اگر مناسب صفائی نہ کی جائے، تو اس میں کھانے کے ذرات جمع ہو کر کائی اور پھپھوندی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کی صفائی کے لئے ایک پیالے میں پانی اور لیموں شامل کر کے اسے مائیکرو ویو میں رکھ کر کچھ دیر کے لئے چلائیں۔ پانچ منٹ بعد اسے بند کر کے باہر نکال لیں۔ اس پانی کی بھاپ سے مائیکرو ویو کے اندرونی حصے کی ہر طرح سے بہترین صفائی ہو جائے گی۔ اس لیموں ملے پانی کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ایک اسفنج کی مدد سے اون کے اندرونی حصوں اور اس کی پلیٹ وغیرہ کی صفائی بھی کی جاسکتی ہے۔ بھاپ سے مائیکرو ویو کے اندر جمنے والی گریس اور چکنائی بھی صاف ہو جاتی ہے اور اس میں سے ایک اچھی مہک آتی ہے۔

☆ٹوسٹر ہر گھر میں کم وبیش روزانہ استعمال ہونے والا آلہ ہے۔ اس کی پلیٹ اور گلاس والا حصہ جو آسانی سے الگ ہوسکتا ہے، اسے گرم پانی میں ایک چمچ ڈٹرجنٹ شامل کر کے ایک گھنٹے کے لئے بھگو دیں۔ ساتھ تھوڑا سا بیکنگ پاؤڈر بھی شامل کر دیں۔ اس سے چکنائی ختم ہوگی اور آپ کا ٹوسٹر چمک اٹھے گا۔

☆کافی کیٹل کی صفائی کیلئے اس میں سفید سرکہ اور بیکنگ سوڈا ڈال کر اچھی طرح سے اُبال کر نکالیں اور اس کے بعد صاف پانی سے دھو کر خشک کرلیں۔

(روزنامہ دنیا 23/اگست 2015ء)

اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔نومبر

طلوع فجر	5:03
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:20

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیز، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

مکان برائے فروخت
محلہ دارالصدر شمالی میں واقع ایک کنال پر تعمیر شدہ مکان قطعہ نمبر 14/1 جس میں ٹیلی فون+میٹھا پانی+سوئی گیس بمعہ بجلی برائے فروخت ہے۔
Tel:047-6211921,Mob:0346-2951286

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
0412619421
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
0476213213
0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men,Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
047-6213961
ریلوے روڈ ربوہ

Study in
USA
&
Canada
Without & With
IELTS
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon